# عورت کا حالتِ اعتکاف میں گرمی کی وجہ سے غسل کرنا کیسا؟



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت دورانِ اعتکاف شدید گرمی کے سبب جائے اعتکاف کے علاوہ باتھ روم میں غسل کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

مرد اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لیے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف جگہ جو ضروریات و مصالحِ مسجد کے لیے وقف ہوتی ہے ، جسے فنائے مسجد کہا جاتا ہے،اس میں بنے ہوئے غسل خانہ میں دورانِ اعتکاف بغیر ضرورت کے بھی غسل کر سکتا ہے، فنائے مسجد میں جانے سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا، جبکہ عورت گھر میں متعیّن کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو"مسجدِ بیت"کہلاتی ہے اور مسجدِ بیت میں فنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا، اس لیے عورت مسجدِ بیت سے باہر بلاضرورت نہیں نکل سکتی، صورتِ مسئولہ میں عورت اگر فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے نکلے گی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"فِنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے مُلحَق ضروریاتِ مسجد کے لیے ہے، مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔"مزید آگے فرماتے ہیں:"فنائے مسجد اس مُعاملہ میں حکمِ مسجد میں ہے۔"

**(فتاویٰ امجدیہ، کتاب الصوم، جلد1، صفحہ399، مکتبہ رضویہ، کراچی)**

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"جب وہ مدارس متعلّقِ مسجد، حدودِ مسجد کے اندر ہیں اُن میں اور مسجد میں راستہ فاصل نہیں، صرف ایک فصیل سے صحنوں کا امتیاز کر دیا ہے، تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کو جانا، جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قطعہ ہے۔ وھذا ما قال الامام الطحاوی انّ حجرۃ امّ المؤمنین من المسجد، فی ردّ المحتار عن البدائع لو صعد ای: المعتکف المنارۃ لم یفسد بلا خلاف لانّھا منہ لانّہ یمنع فیھا من کلّ ما یمنع فیہ من البول ونحوہ فاشبہ زاویۃ من زوایا المسجد یعنی یہی بات امام طحاوی نے فرمائی کہ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ

مسجد کا حصہ ہے۔

ردالمحتار میں بدائع سے ہے کہ اگر معتکف منارہ پر چڑھا تو بالاتفاق اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا، کیونکہ منارہ مسجد کا حصہ ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ہر وہ عمل مثلاً بول وغیرہ منع ہے، جو مسجد میں منع ہے تو یہ مسجد کے دیگر گوشوں کی طرح ایک گوشہ ٹھہرا۔" **(فتاویٰ رضویہ، باب الوتر والنوافل، جلد 7، صفحہ 453، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

علامہ علاؤ الدّین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: " (الخروج الّا لحاجۃ الانسان) طبیعیّۃ کبول وغائط وغسل لواحتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد کذافی النھر "یعنی معتکف مسجد سے نہ نکلے مگر حاجتِ طبعیہ کی وجہ سے جیسے پیشاب، پاخانہ اور احتلام ہو تو غسل کیلئے جبکہ اُسے مسجد میں غسل کرنا، ممکن نہ ہو۔ جیسا کہ نہر میں ہے۔

**(درمختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، جلد 3، صفحہ 501، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:

ایک حاجتِ طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا، ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔

دوم حاجتِ شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے منارہ پر جانا، جبکہ منارہ پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیرِ مؤذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے، مؤذن کی تخصیص نہیں۔"

**(بہارِ شریعت، حصہ 5، اعتکاف کا بیان، جلد 1، صفحہ 1023، 1024، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــہ**

**مفتی فضیل رضا عطاری**

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے